عشاق کا عمرہ

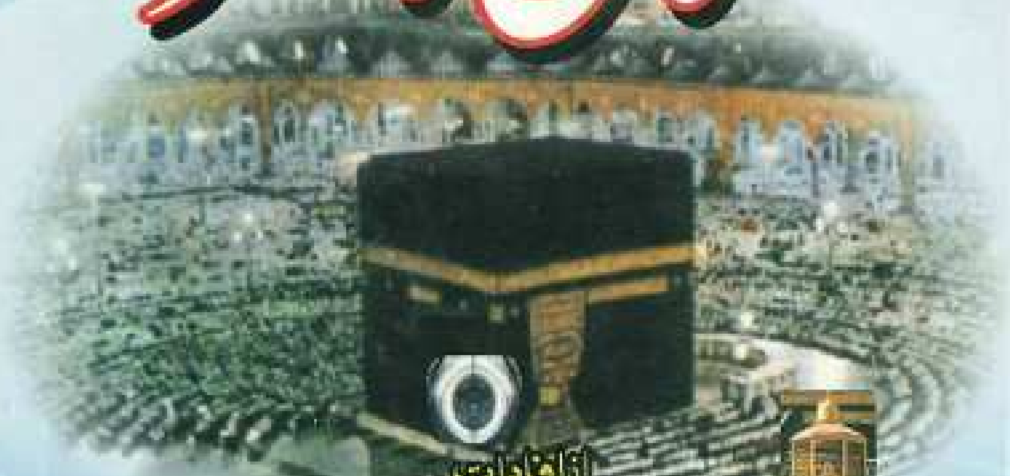

از افادات

محبوب العلماء و الصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

مرتب

(مولوی) صلاح الدین سیفی

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

+92-041-2618003

﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰہِ﴾

عشاق کا عمرہ

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

مرتب

فقیر صلاح الدین سیفی نقشبندی

مکتبۃ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... عشاق کا عمرہ ....

از افادات حضرت حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

مرتب .... فقیر صلاح الدین سیفی نقشبندی عفی عنہ

کمپوزنگ .... حافظ ظفر احمد سیفی

سن اشاعت .... ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء

ملنے کا پتہ مکتبۃ الفقیر ۲۲۳ سنت پورہ فیصل آباد، پاکستان

ناشر:

مکتبہ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد 041-2618003

Maktaba-tul-Faqeer 223-Sunnatpura

Faisalabad PAKISTAN

Ph# : +92-41-2618003

اللہ اللہ اللہ

اقتباس

جس طرح واشنگ مشین میں کپڑے
ڈالتے ہیں اور چند چکر لگا کر کپڑے صاف کر کے
باہر نکال دیتی ہے۔
اس عاجز کو تو ایسا لگتا ہے کہ یہ کعبۃ اللہ ایک عالمی
bigواشنگ مشین ہے گنہگار بندے آتے ہیں اسکے گرد
مطاف میں سات چکر لگاتے ہیں اللہ رب العزت اپنی مہربانی
سے سب کو دھو کر باہر نکال دیتے ہیں۔

﴿ازافادات﴾

حضرت مولانا پیر
حافظ ذوالفقار احمد صاحب
نقشبندی مجددی زید مجدہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ!
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

حج اور عمرہ کس کے لئے؟

﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ اور تم حج اور عمرہ کرو اللہ کے لئے، قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ رب العزت نے حج اور عمرہ کرنے کا حکم دیا اتموا امر کا صیغہ ہے، حکم ہے مگر اس میں ایک خاص نکتہ کی نشاندہی کر دی لله یہ عمل تم اللہ کے لئے کرو، اللہ کے لئے کرنے کا کیا مطلب؟ کہ یہ عمل تم اللہ رب العزت کی محبت میں ڈوب کر کرو،

انسان کئی کام کرتا ہے لیکن اس پر جو نیت غالب ہو جو رنگ غالب ہو وہ عمل اسی کے لئے کہا جاتا ہے، مثال کے طور پر ایک آدمی اپنے بچوں کے لئے کچھ لاتا ہے تو گو وہ سب مل کر کھاتے ہیں لیکن بیوی سمجھتی ہے کہ یہ بچوں کے لئے آئی ہے، چنانچہ کئی مرتبہ اگر کسی بات پہ تکرار ہو جائے تو کہہ بھی دیتی ہے تم جو کرتے ہو اپنے بچوں کے لئے کرتے ہو میرے لئے کیا کیا؟ اس لئے کہ میاں بیوی کے درمیان ایک محبت کا تعلق ہوتا ہے اور محبت چاہتی ہے کہ رنگ غالب ہو، پتہ چلے کہ یہ میرے لئے عمل ہوا، بالکل اللہ رب العزت بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ حج اور عمرے کا عمل جو

بہت ساری عبادات پر مشتمل ہے اس راستے میں انسان نمازیں بھی پڑھتا ہے ،تلاوت بھی کرتا ہے، روزے بھی رکھ لیتا ہے، مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے، ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ بھی کرتا ہے، مگر ان تمام اعمال میں اللہ رب العزت کی محبت کا رنگ غالب ہو، اس لئے خاص طور پر اس کی نشاندہی کی، عمرہ، حج کرو تو تم میرے لئے کرو۔

کون کس نیت سے حج کرے گا؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ قرب قیامت میں بعض لوگ حج کریں گے سیر کی خاطر میری امت کے جو امیر لوگ ہوں گے وہ سیر اور سیاحت کے لئے حج کریں گے، اور جو میری امت کے علماء ہوں گے وہ تفاخر کے لئے حج کریں گے، ایک دوسرے کے اوپر فخر ظاہر کرنے کے لئے، میں اتنے حج کر چکا میں اتنے عمرے کر چکا، اور میری امت کے غرباء سوال کرنے کے لئے بھیک مانگنے کے لئے حج کریں گے، اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ میرے بندے میرے لئے حج کریں۔

پورے سفر کے ہر عمل سے ان کا مقصود میری محبت ہو، یہ جو للہ کا لفظ ہے یہ اپنے اندر بہت گہرائی رکھتا ہے، اسی لئے ہمارے اکابر نے فرمایا کہ حج اور عمرے کا سفر عاشقانہ سفر ہے، مومن جب گھر سے نکلتا ہے تو وہیں سے اس کو کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ جو تمہارا لباس ہے یہ اونچ نیچ کا فرق ادھر ہی ختم کر دو، میرے دربار میں تم سب ایک جیسے بن کر آؤ ع

تیرے دربار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

فرمایا مرد، دو چادروں میں لپٹ جائیں، جو دیکھنے میں کفن کی مانند ہیں مگر اس کو احرام کہا جائے گا، بکھرے ہوئے بال ہوں گے، گرد آلود چہرے ہوں گے، سفر کی تھکن ہوگی، ایسے جیسے دنیا کی زیب و زینت سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے، نہ تم خوشبو لگا سکتے ہو، نہ اپنے بال کاٹ سکتے ہو، نہ تم کوئی فحش بات اس حالت میں

کر سکتے ہو، حتی کہ میاں بیوی اگرچہ ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں مگر احرام کی حالت میں تم میاں بیوی بھی آپس میں کوئی محبت کی بات نہیں کر سکتے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک آدمی حج کے سفر پہ چلا جب اس نے احرام باندھا تو احرام باندھنے پر جیسے اور بہت ساری چیزیں حرام ہو گئیں، بیوی کے ساتھ جو ایک تعلق ہوتا ہے میاں بیوی کا وہ بھی حرام ہو گیا، اب آدمی نے وقوف عرفہ بھی کر لیا، مزدلفہ بھی کر لیا، منٰی میں آ کر شیطان کو کنکریاں بھی ماریں، قربانی بھی کر لی، قربانی کے بعد حلق کروا کے احرام اتار بھی لیا فرمایا تمہارے لئے سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بیوی اب بھی حلال نہیں ہوئی، کیونکہ تم نے طواف زیارت نہیں کیا، وہ اصل مقصود تھا پہلے ہماری زیارت کرو، ہم سے ملاقات کرو اس ملاقات کے بعد بیوی کی محبت میں حاضری دی جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو للّٰہ کا لفظ ہے یہ ہمیں پیغام دے رہا ہے، کہ یہ سیر و سیاحت کا سفر نہیں یہ اللہ رب العزت کی محبت کا سفر ہے ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ حج اور عمرہ کرو اللہ کی خاطر، لہذا عمرہ کے ہر عمل میں اللہ کی محبت کا رنگ نظر آنا چاہئے، خاوند ہو یا بیوی، بہن ہو یا بھائی، باپ ہو یا اولاد، اللہ تعالیٰ اس سفر میں ہر ایک کے ہر ہر عمل میں یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ خاوند ہے تو میری محبت میں کتنا تڑپتا ہے اور بیوی ہے تو میری محبت میں کتنا تڑپتی ہے؟ میرے لئے کرو۔

زبیدہ خاتون کا واقعہ

زبیدہ خاتون کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے نہر زبیدہ بنوائی لاکھوں انسانوں نے فائدہ اٹھایا جب اس کی وفات ہوئی تو خواب میں کسی کو نظر آئی، اس نے پوچھا زبیدہ تمہارا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگیں کہ اللہ رب العزت کے حضور پیش ہوئی، اللہ رب العزت کے سامنے میرا نہر زبیدہ والا عمل پیش کیا گیا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ہاں تمہاری زبان سے لفظ نکلے، خزانے کا پیسہ لگا اور مزدوروں کا پسینہ بہا،

تم یہ بتاؤ تم نے میری خاطر کیا مشقت اٹھائی؟ کہنے لگی کہ میں تو بہت ہی زیادہ ڈر گئی، خوفزدہ ہوگئی اس لئے کہ میں شہزادی تھی، اور میں تو تنکا توڑ کر دوہرا بھی نہیں کرتی تھی، میں تو کوئی مشقت والا کام کرتی ہی نہیں تھی اور اللہ تعالی کی طرف سے یہ پوچھا گیا کہ بتاؤ تم نے میری خاطر کیا کیا؟ تو میں گھبرا گئی مگر اللہ رب العزت کی رحمت جوش میں آئی فرمایا ہاں تمہارا ایک عمل ہے جو تم نے میری خاطر کیا، کونسا عمل؟ فرمایا کہ ایک مرتبہ تمہیں بھوک لگی ہوئی تھی کھانا کھا رہی تھی تم نے لقمہ سالن میں ڈبویا اور اپنے منہ کی طرف لے جانے لگیں تو عین اس وقت ادھر سے اذان کی آواز بلند ہوئی ﷲ تم نے جیسے ہی اللہ کا لفظ سنا تو تم نے (محسوس) کیا کہ تمہارے سر پر دوپٹہ پورا نہیں تھا آدھا تھا تم نے لقمے کو رکھ دیا اور میرے نام کی عظمت کی خاطر تم نے پہلے سر کو ڈھانپا اور پھر لقمہ کھایا، یہ جو تم نے لقمہ کھانے میں تھوڑی دیر کی، یہ میری محبت کی وجہ سے کی، ہم نے اس عمل پر تیرے گناہوں کی مغفرت کر دی۔

بتوں کو چھوڑ تصور کے ہوں کہ پتھر کے

اللہ تعالی فرماتے ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ حج اور عمرہ کرو اللہ کے لئے، تو یہ یاد رکھیں کہ جو سفر ہم نے کیا ہے یہ ایک مقصد کے لئے کیا ہے اور وہ مقصد ہے اللہ رب العزت کو راضی کرنا، وہ ہرگز راضی نہیں ہونگے جب تک ہم اس سفر میں اللہ تعالی پر یہ ظاہر نہ کر دیں کہ اے اللہ! ہمیں کائنات کی ہر چیز سے زیادہ آپ کے ساتھ محبت ہے، اٹھنے میں، بیٹھنے میں، چلنے میں، پھرنے میں، ہر عمل میں، ہر سانس میں اللہ کی محبت لپٹی ہوئی ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اسی لئے تو احرام کی حالت میں تلبیہ پڑھنے کا حکم دیا، لبیک اللھم لبیک حاضر ہوں اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں لبیک لاشریک لک لبیک حاضر ہوں تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں ان الحمد والنعمة لک والملک دیکھا سب تعریفیں، سب

نعمتیں اور یہ ساری شاہی کس کے لئے اللہ کے، تو حاضر ہوں کا کیا مطلب ہے؟
اے پروردگار ع

تَرَکْتُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعًا

سب لات ومنات میں نے چھوڑ دیے، ہر وہ چیز جو مجھے اللہ سے غافل کر کے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے وہ میرے لئے لات اور منات کے مانند ہے،

یہ لات اور منات پتھر کے نہیں ہوتے یہ بسا اوقات انسانی شکل میں بھی ہوتے ہیں، جب کسی کی محبت اللہ سے بڑھ جائے وہ تیرے لئے لات اور منات کے مانند ہے تو یوں سوچو کہ تَرَکْتُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعًا

میں نے لات اور عزیٰ تمام کے تمام چھوڑ دیے

کَذٰلِکَ یَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِیْرُ

ہر بصیرت رکھنے والے شخص کو ایسے ہی کرنا چاہئے

جب ہم اپنے گھر سے نکلے تو گویا سب نفسانی بتوں کو ہم نے توڑا اور اللہ کی طرف رُخ موڑا، اور اسی کی محبت میں ڈوب کر نکلیں، تو یہ تلبیہ اسی کا اقرار ہے۔

تلبیہ کیسے پڑھیں؟

صحابہؓ جب چلے نبی ﷺ کے ساتھ دس ہجری میں تو جب احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ رہے تھے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے یاروں سے کہو کہ تلبیہ کو اونچا پڑھیں، اس خاص پیغام کو دینے کے لئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو بھیجا، پیغام پہونچانے والے کو، صحابہ کرام کہتے ہیں کہ اللہ کے اس پیغام پہونچ جانے کے بعد ہم اتنا تلبیہ پڑھتے تھے اتنا تلبیہ پڑھتے تھے کہ پڑھ پڑھ کر ہمارے حلق خشک ہو جاتے تھے اور آج آوازیں نہیں نکلتیں پینے کو پانی کی جگہ جوس پیتے ہیں کھانے میں روٹی کے بجائے چکن پیس چاہئیں مگر زبان اللہ کے

ذکر سے اتنی عاجز بن گئی کہ تلبیہ اونچی آواز سے نہیں پڑھ پاتے گھنٹوں گذر جاتے ہیں تلبیہ نہیں پڑھتے، اور حالت احرام میں ہوتے ہیں، یہ کیسا عمرہ ہوا بھائی؟ ہمیں تو تلبیہ اتنا پڑھنا چاہئے کہ یوں سمجھیں کہ کروٹ کروٹ اٹھتے بیٹھتے قدم قدم ہر وقت تلبیہ پڑھیں، اور اللہ کی محبت میں ڈوب کر تلبیہ پڑھیں،

اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ جب انسان اونچائی پہ چڑھے تو چڑھنے سے پہلے تلبیہ پڑھے، جب نیچے اترے تو اترنے سے پہلے تلبیہ پڑھے، ہر تبدیلی حال پر تلبیہ پڑھے حتی کہ اگر کوئی دوست ملنے کے لئے آیا تو پہلے تلبیہ پڑھے پھر دوست کو سلام کہہ کر ملے، ہر عمل میں اللہ کی محبت پہلے، یہ سفر ہمیں یہیں سکھاتا ہے۔

ہر حال میں راضی رہیں

تو کیا فرمایا﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ حج اور عمرہ کرو اللہ کے لئے، ہم ایک مقصد لے کر نکلے ہیں، اللہ تعالی کو وہی عمل پسند ہے جو اس کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو، اس لئے فرماتے ہیں ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ اور وہ مسکین یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہے علی حبہ اللہ کی محبت کی بنا پر، یہ اصل مقصود ہے۔

ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن ہم کہیں کہ اے اللہ عمرے کا سفر کیا تھا، اللہ فرمائیں تم نے میرے لئے کیا کیا تھا؟ بتاؤ تو سہی اس سفر میں تم نے میرے لئے کیا کیا؟ اسلئے مقصود کو سامنے رکھیں، اس لئے اس سفر میں جتنی مشقتیں آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

تین کام ہرگز نہیں کرنے

اس سفر میں تین کام نہیں کرنے۔

(۱)...... بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا،

بے صبری کیا ہے؟ ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے الجھ پڑے، ذرا سی بات پر ناراض ہو گئے، ایک تو یہ نہیں کرنا۔

(۲)......دوسرا ناشکری کا مظاہرہ نہیں کرنا۔

ناشکری کیا ہے؟ کہ یہ اچھا نہیں ملا، وہ اچھا نہیں ملا، جہاز میں سیٹ اچھی نہیں ملی، ہوٹل کا کمرہ اچھا نہیں ملا، بس کی سیٹ اچھی نہیں ملی، اچھا کیا ہوتا ہے؟ اللہ رب العزت نے اتنی سہولتوں کا یہ سفر عطا کیا ہم اس قابل تھے؟ ہرگز نہیں، ایئرپورٹ بھی ایئرکنڈیشن، بسیں بھی ایئرکنڈیشن، جہاز بھی ایئرکنڈیشن، پھر بھی ہمارے شکوے ختم نہیں ہوتے، فلاں جگہ بڑا ٹائم لگ گیا جی، بھائی یہ فقرے جو آپ بول رہے ہیں یہ ناشکری ظاہر کر رہے ہیں، تو بے صبری سے بچنا ہے اور دوسرا ناشکری سے بچنا ہے، کوئی لفظ ایسا نہ کہیں کہ جس سے ناشکری ہو۔

(۳)......اور تیسرا کوئی بھی عمل ایسا نہیں کرنا کہ جو شریعت کے حکم میں گناہ کہلاتا ہے، اسلئے کہ گناہ تو ہر حال میں بُرا ہے، لیکن کسی کے گھر میں آکر اسی کی نافرمانی یہ اور زیادہ بُری ہو جاتی ہے، اپنے گھر میں تو جو چاہے کرتے تھے یہاں تو خدا کے گھر میں آئے ہیں تو کیا خدا کے گھر میں آکر پھر خدا کے حکموں کی نافرمانی کریں گے؟ اسلئے کوئی زبان سے ایسی بات نہ نکلے، آنکھ سے اِدھر اُدھر غلط نظر نہ اٹھائیں، کان سے غلط نہ سنیں، ہاتھ پاؤں سے کسی کو تکلیف نہ دیں، کوئی بھی کام جس کو شریعت نے گناہ کہا ہم اس کے مرتکب نہ ہوں، یہ تین کام ہم نے ہرگز نہیں کرنے۔

عمرہ کس وقت بہتر ہوتا ہے؟

اب ہم اس وقت احرام کی حالت میں ہیں اور عمرہ کرنے کا ارادہ ہے، ہم رات کو پہنچے تھے تو رات میں بھی یہ عمل کر سکتے تھے، مگر عورتیں بھی تھیں بچے بھی تھے ہم جیسے بوڑھے بھی تھے، تو اگر ہم رات ہی کو یہ عمل کرتے تو یہ سر سے بوجھ اتارنے والی بات ہوتی، ہر بندہ سوچ رہا ہوتا کہ جلدی کرو جی، جلدی کرو جی، نیند ستا رہی ہے،

تو کیا ہم اتنا سفر کر کے اسی لئے آئے تھے کہ دو گھنٹے کے بجائے پونے دو گھنٹے میں عمرہ ہو جائے؟ نہیں، ہم تو مستقل ایک عبادت کرنے کے لئے آئے ہیں، اس لئے ہم نے وقفہ ڈالا، بیمار لوگ دوائی لے لیں صحت مند ہو جائیں، تھکے ہوئے لوگوں کو آرام مل جائے، اور عشاء کے بعد انتہائی فریش (چست) حالت میں ہم اپنے رب کے دربار میں حاضر ہوں، جب دعائیں مانگنے کو دل مچل رہا ہو، جب محبت سے دل لبریز ہو، جب جی چاہے کہ بس اللہ کے نام پر ہم مٹ جائیں، ہم ایسی کیفیت میں اللہ کے سامنے حاضر ہونا چاہتے ہیں، اسی لئے جو وقفہ درمیان میں ڈال دیا وہ اپنے آپ کو فریش کرنے کے لئے ہے، اب ان شاء اللہ عشاء کی نماز کے بعد اندازاً دس بجے، اس لئے کہ عشاء کے متصل بھی رش زیادہ ہو جاتا ہے، دس بجے سے لے کر رات ایک بجے تک یہ تین گھنٹے ایسے ہیں کہ ہمارا اور دوستوں کا بہت عرصے کا تجربہ ہے کہ اس وقت میں عام طور پر رش کم ہوتا ہے، تو بہر حال عشاء کے بعد ان شاء اللہ ہم حرم میں جائیں گے۔

حرم کے پانچ کام

حرم میں جا کر ہمیں پانچ کام کرنے ہیں،

......(۱) ایک کام تو یہ کرنا ہے کہ ہم جیسے ہی مسجد حرام میں جائیں گے تلبیہ پڑھتے ہوئے جائیں گے،

تلبیہ کا مسئلہ سمجھ لیں، کہ احرام باندھتے وقت تلبیہ سے احرام شروع ہوتا ہے اور حجر اسود کے سامنے پہونچ کر جب استلام کرتے ہیں تو اس سے پہلے تلبیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے، وہ نعرہ تو اس وقت تھا جب آرہے تھے ملنے کے لئے، تو دیوانہ وار لبیک کہہ رہے تھے، جن لوگوں کو نہیں پتہ ہوتا وہ بیچارے طواف میں بھی تلبیہ پڑھ رہے ہوتے ہیں، مسئلے کا پتہ نہیں ہوتا، عورتیں ہمیشہ آہستہ پڑھیں اور مرد ہمیشہ اونچی آواز سے پڑھیں، اونچی آواز سے پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے

کہ نعرے مارتے پھریں، بلکہ اونچی آواز سے مراد یہ ہے کہ بس ذرا جہر ہو، مگر محبت سے جیسے کوئی بندہ کہہ رہا ہوتا ہے، دل سے یہ بات نکل رہی ہوتی ہے، تو جب ہم مسجد حرام میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھیں گے، دیکھیں ایک آدمی کسی وزیر کے دفتر میں داخل ہوتا ہے تو دل کی کیفیت بدلی ہوئی ہوتی ہے، طبیعت ذرا محتاط ہوتی ہے، اور کسی وزیر اعلیٰ کے دفتر میں جائے تو ذرا اور زیادہ ہیبت ہوتی ہے، اور کسی بڑے بادشاہ کے دربار میں چلا جائے تو اور ذرا زیادہ محتاط ہوتا ہے، خوفزدہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں ﴿أُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ﴾ ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ یہ مسجد حرام میں داخل نہ ہوتے مگر اس کیفیت کے ساتھ کہ ان کے دل اللہ کی عظمت سے ہیبت زدہ ہوں، تو اس لئے داخل ہوتے ہوئے یہ کیفیت سامنے رہے۔

......(۲) جب اللہ کے گھر میں قدم رکھ لیا تو پھر ہمیں اعتکاف کی نیت کر لینی ہے، عربی کی نیت نہ آتی ہو تو اپنے دل میں نیت کر لیں، نیت تو دل کا عمل ہوتا ہے کہ میں جب تک اس مسجد میں ہوں، میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں، یہ نفلی اعتکاف ہوگا، یہ مرد بھی کر سکتا ہے، یہ عورتیں بھی کر سکتی ہے۔

ہمارے یہاں دستور یہ ہے کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ مہمان نے جو بات کہی پوری کر دیں، کہتے ہیں جی وہ گھر آیا تھا کہنے کیلئے تو میں نے بات مان لی، اللہ رب العزت بھی مہمان نوازی فرماتے ہیں، فرمایا کہ جب تم مکہ آؤ اور میرے گھر پہ تمہاری پہلی نظر پڑے، تو پہلی نظر پر تم جو دعا مانگو گے ہم تمہاری اس دعا کو قبول کر لیں گے، سبحان اللہ۔

اب اس کی تفصیل علماء نے لکھی ہے کہ پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟ تو مومن کو چاہئے کہ جب عمرہ کے لئے جائے یا حج کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف جائے تو نظر کو جھکائے رکھیں اس لئے کہ چلتے چلتے اچانک نظر اٹھ گئی، دیکھ بھی لیا نظر ہٹ

بھی گئی تو پہلی نظر تو پڑ گئی تو ہم کیوں بے دھیانی میں ایسا معاملہ کریں، تو نگاہیں نیچی رہیں ادب سے چلتے جائیں، چلتے چلتے جب آپ مطاف (جہاں طواف کرتے ہیں) میں پہنچیں تو وہاں باہر کا لیول (Level) اونچا ہے اور بیت اللہ شریف نشیبی جگہ پر، تو آپ کو کئی سیڑھیاں نیچے اترنا پڑے گا، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ ہم چلیں گے تو نگاہیں نیچی ہوں گی اور چلتے جائیں گے چلتے جائیں گے جہاں جا کر ہم رکیں گے تو آپ سمجھ لیں کہ اب یہاں پر ہم بیت اللہ کے سامنے ہیں تو آپ بیشک چند سیکنڈ اپنے آپ کو وہاں تھوڑا سنبھال لیں اور جب آپ سمجھیں کہ اب میں حاضر ہوں، دل حاضر ہے اب آرام سے نظر اٹھائیں اور نظر جھکنے سے پہلے جو بھی خاص دعاء مانگنا چاہتے ہیں وہ دعا مانگیں، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خاص دعاء مانگیں؟

امام اعظمؒ کی بتائی ہوئی دعا

کسی نے امام اعظم ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ حضرت دعائیں بہت ہیں اور نظر ایک ہے اب پلک جھپک جاتی ہے تو کیا مانگیں؟ تو فقہاء کی باتیں بہت گہری ہوتی ہیں، امام اعظمؒ نے فرمایا کہ تم پہلی نظر میں یہ دعاء مانگنا اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے، کیا مطلب؟ اسکا مطلب یہ کہ اے اللہ! آج کے بعد جتنی بھی زندگی میں دعائیں مانگوں گا اب میری تمام دعاؤں کو قبول کر لینا، ماشاء اللہ دیکھا نکتہ کی بات سمجھا دی، بس اصولی بات یہ ہے کہ اللہ ہمیں مستجاب الدعوات بنا دیجئے، پھر تفصیل سے بعد میں مانگتے رہیں گے، یہاں ایک بات ذہن میں رکھیں کہ اب پلک جھپک گئی تو دعاء کا وقت ختم نہیں ہو گیا، ہاں وہ جو قبولیت کی بات تھی کہ پہلی نظر میں دعاء کی قبول ہوتی ہے تو وہ وقفہ ختم ہو گیا، مگر ایک اور بات عرض کر دیں کہ دعا پھر بھی مانگتے رہیں، اس لئے کہ ایک ہی مجلس میں اگر چہ ہم بعد میں بھی دعاء مانگتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ اس مجلس کی مانگی ہوئی کچھ دعاؤں

کو قبول کرے اور بقیہ کو رد (Reject) کر دے، لہذا اس مجلس میں ہم بعد میں بھی مانگیں گے، تو کچھ دیر دعاء مانگیں تسلی سے یہ ایک عمل ہو گیا، تو گویا ایک عمل ہمارا اپنا خوفزدہ کیفیت میں، ہیبت زدہ کیفیت میں، اللہ کے گھر میں داخل ہونا اور یہ صرف احرام کی حالت میں نہیں ہے جب بھی حرم شریف میں داخل ہوں اسی کیفیت کے ساتھ اور اعتکاف کی نیت کریں، اور دوسرا کام یہ کرنا ہے کہ پہلی نظر میں دعاء مانگیں،

......(۳) تیسرا عمل مردوں کے لئے ہے جو احرام کی چادر ہم نے لپیٹی ہوئی ہے اس احرام کی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے بائیں کندھے کے اوپر لے آنا، اسکو اضطباع کہتے ہیں، کیا کہتے ہیں؟ اضطباع کہتے ہیں، تو ہر وقت اضطباع نہیں کرنا ہوتا، ہر وقت تو چادر لپیٹی ہوتی ہے، تو اب تیسرا عمل اضطباع کرنا ہے۔ اعتکاف کی نیت بھی کر لی، دعاء بھی مانگ لی اور اضطباع بھی کر لیا، تو اب اگلا پوائنٹ (Point) ہے استقبال کعبہ، حجر اسود کے سامنے جانا اور حجر اسود کے سامنے آنا، یہ دو لفظ ہیں ذرا توجہ فرمائیں

......(۴) ایک ہے استقبال یہ الگ سنت ہے

......(۵) اور ایک ہے استلام یہ الگ سنت ہے یہ دو الگ الگ عمل ہیں ایک عمل نہیں ہے

اب ہم حجر اسود کی طرف جائیں گے اور حجر اسود کے سامنے قبلہ کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑے ہوں گے کہ حجر اسود ہمارے دائیں کندھے کی طرف ہوگا یعنی ہم حجر اسود سے تھوڑا پہلے ہوں گے، اسکے سامنے آ کر جب ہم کھڑے ہو گئے تو دل میں نیت کر لیں کہ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ تَعَالٰی میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کیلئے یا نویت ان اطوف میں طواف کی نیت کرتا ہوں، تو اس وقت ہم طواف کی نیت کر لیں گے سامنے آ کر، پھر تحریمہ جیسے باندھتے ہیں یعنی

نماز میں جیسے کانوں کی لوتک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر پڑھتے ہیں اسی طرح ہمیں کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھا کر پڑھنا ہے [بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد] یہ تین چیزیں ہیں بسم اللہ ،اللہ اکبر، وللہ الحمد ، یہ ہمارا استقبال مکمل ہوگیا، جب استقبال مکمل ہوگیا۔

اب ہم ایک قدم اٹھا کر حجر اسود کے سامنے آجائیں گے، دائیں طرف قدم اٹھائیں گے تو ہم حجر اسود کے سامنے آجائیں گے، جوں ہی سامنے آئیں گے تو ہمیں حجر اسود کا استلام کرنا ہے، اگر حجر اسود قریب ہو تو پھر ہمیں دونوں ہاتھ حجر اسود کی سائیڈوں پر رکھ کر اس کو بوسہ دینا ہے لیکن اگر رش ہو جیسے کہ ہوتا ہے تو دور سے ہاتھ کا اشارہ کریں، جیسے چھوٹے بچے کو دور سے فلائنگ کیس (Flying Kiss) دی جاتی ہے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو چوم لیتے ہیں اس طرح دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اٹھا کر انکو بوسہ دیدیں، استلام کا انگریزی میں ترجمہ فلائنگ کیس Flying Kiss کر سکتے ہیں، تو بس ہم دور سے یوں سمجھیں کہ ہم حجر اسود کو فلائنگ کیس (Flying Kiss) دے رہیں ہیں، حدیث پاک میں آتا ہے کہ حجر اسود دنیا میں اللہ رب العزت کا داہنا ہاتھ ہے، یمین اللہ فی الارض دنیا میں اللہ کا داہنا ہاتھ، تو جیسے آپ اپنے والد کو ملتے ہیں، بڑے کو ملتے ہیں تو ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں ٹھیک اسی طرح جب ہم استیلام کرتے ہیں تو گویا ہم پروردگار کے اس داہنے ہاتھ کے اوپر اپنے خیال میں بوسہ دے رہے ہیں، اب کس محبت سے بوسہ لینا چاہیے، یہ آپ اندازہ لگا لیجئے، اس کو استلام کہتے ہیں، تو یہ دو الگ الگ عمل ہوئے، استقبال الگ عمل ہوا، استلام الگ عمل ہوا، اعتکاف کی نیت بھی کرلی، دعا بھی مانگ لی، اضطباع بھی کرلیا، استقبال بھی کرلیا اور استلام بھی کرلیا، یہ استقبال اور استلام عورتوں نے بھی کرنا ہے، لیکن اضطباع مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے، تو یہ پانچ چیزیں مکمل ہوگئیں،

اب ہمارا طواف شروع ہو گیا، تو ہم پھر دائیں جانب مڑیں گے چونکہ اب تک رخ حجر اسود کی طرف تھا اس لئے اب ہم دائیں طرف مڑیں گے طواف کے سات چکر ہوتے ہیں مگر مردوں کے لئے پہلے کے جو تین چکر ہیں ان میں رمل بھی کرنا ہے،

رمل

رمل کہتے ہیں کہ پہلوانوں کی طرح ذرا ہمت سے چلنا، اس کا ترجمہ دوڑنا نہیں ہوتا، کچھ لوگوں کو دیکھا کہ بھیڑ کے باوجود دوڑتے ہیں ادھر کہنی لگی ادھر کہنی لگی، ہمیں دوڑنا نہیں ہے، بلکہ ہمت کے ساتھ جیسے پہلوان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں تو ذرا اپنی ہمت دکھاتے ہوئے اکڑتے ہوئے یہ رمل ہم نے کرنا ہے، جوانوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، عورتوں کو رمل نہیں کرنا، صحابہ کرام سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے تو نبی ﷺ نے سوچا کہ کفار کے سامنے کہیں مسلمانوں کا ضعف، کمزوری ظاہر نہ ہو تو آپ ﷺ نے ذرا ہمت کے ساتھ اس طرح سے یہ تین چکر لگائے، اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی ادا پسند آ گئی ہمیشہ کے لئے اسکو ایسے طواف کا حصہ بنا دیا جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے، اب جب رمل بھی تین چکر میں کر لیا تو چار چکر اور لگانے ہیں، یہ جو ایک چکر ہے اس کو عربی میں شوط کہتے ہیں، سات شوط کا ایک طواف بنتا ہے، اور ہر چکر جب پورا ہوگا تو حجر اسود کے سامنے آ کر پھر استلام کرنا ہے، سات چکر مکمل کر کے جب ہم نے استلام کر لیا تو طواف مکمل ہو گیا۔

طواف کے بارے میں ہدایات

اب طواف کے بارے میں چند باتیں ذہن میں رکھ لیجئے،

.....طواف ایک عبادت ہے، جیسے نماز عبادت ہے، نماز میں انسان اپنی نظروں کو ادھر ادھر نہیں پھرا سکتا کہ کھڑے ہیں نماز میں دائیں بھی دیکھ رہے ہیں

بائیں بھی دیکھ رہے ہیں ایسا نہیں، اسی طرح طواف کے دوران بھی نگاہیں نیچی رہیں، بیت اللہ شریف کی طرف نہیں دیکھنا، طواف میں نہ بیت اللہ شریف کی طرف رخ ہونا چاہئے نہ طواف میں بیت اللہ شریف کی طرف پشت ہونی چاہئے، بلکہ اگر آپ چل رہے ہیں اور پیچھے سے لوگوں کا ریلہ آیا اور آپ نے دو تین قدم اس طرح چل لیے جس میں آپ کا سینہ بیت اللہ کی طرف تھا تو وہ تین قدم طواف میں شمار نہیں کیے جائیں گے، اب اس کا ایک حل ہے یا تو پیچھے لوٹیں تین چار قدم اور وہاں سے پھر صحیح رخ سے چلیں تو یہ بیچ لگ جائیگا، جوڑ لگ جائیگا اور اگر ایسا نہیں کر سکتے اور آگے جا رہے ہیں تو پھر آپ اس شوط کو نہ گنیں ایک چکر اور زیادہ لگالیں، پھر جا کر چکر مکمل ہونگے، ہاں اگر کوئی طواف میں ایک جگہ کھڑا ہو گیا اور کھڑی حالت میں اگر فرض کرو سینہ بھی ہو گیا پھر اس کا رخ بدل گیا تو طواف خراب نہیں ہوگا، چلنے کی حالت میں ایسا نہ ہو، اب یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ جب ہم استلام کریں گے تو اس وقت سینہ بیت اللہ کی طرف تو ہو جاتا ہے لیکن اس وقت ہم چل تو نہیں رہے ہوتے اس لئے اگر استلام کر کے پھر رخ موڑ کر پھر چل لیا تو ہمارے طواف میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

ایک مسئلہ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ لوگوں کو چونکہ مسئلے کا اتنا پتہ نہیں ہوتا، کئی لوگوں کو دیکھا میاں بیوی طواف کر رہے ہیں تو بیوی نے خاوند کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا ہے یا خاوند نے بیوی کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا ہے یا ہاتھ پکڑا ہوا ہے، طواف عبادت ہے، جیسے نماز میں میاں بیوی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر پڑھ نہیں سکتے نماز نہیں ہوگی اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا، جسم کو ہاتھ لگانا چاہے کپڑا ہی کیوں نہ ہو اس سے بچنا چاہئے، ہاں بیوی کو چاہئے کہ اگر شوہر کے ساتھ پیچھے پیچھے چلنا ہے تو شوہر ہاتھ میں رومال رکھ لے اور رومال کو بیوی پکڑ لے، اور اسی طرح خاوند بیوی کے جسم کو مس کرنے کے بجائے اس کے

برقعہ کو پکڑ لے یا کوئی کپڑا پکڑ لے، یہ سمجھ لیں کہ مقصود عبادت ہے اور عبادت میں کامل توجہ اللہ رب العزت کی طرف ہوگی تو بات بنے گی، اور آجکل کے نوجوان تو ایسے ہیں طواف بھی کر رہے ہوتے ہیں اور سیل فون پر اپنے پیاروں سے گفتگو بھی کر رہے ہوتے ہیں، اور بتا رہے ہوتے ہیں کہ اچھا اب میں حجر اسود تک پہونچ گیا ہوں میرا پانچواں چکر ہے ہم نے ایسے ایک نوجوان کو دیکھا وہ طواف بھی کر رہا ہے اور کمنٹری بھی سنا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو ہمارے ایسے طواف کی ضرورت نہیں، تو طواف میں اپنے فون بند کرلیں اور کہیں پیارے اللہ: میں نے سب سے تعلقات کو اس حالت میں کاٹ لیا اور آپ کے ساتھ تعلق کو جوڑ لیا۔

......ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ طواف میں دعا مانگنا افضل ہے، جن لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا وہ کلمے کا ورد کر رہے ہوتے ہیں اور کئی تو قران مجید کی تلاوت بھی کر رہے ہوتے ہیں، بھائی قران مجید کی تلاوت بھی بڑی اعلیٰ عبادت ہے، کلمہ افضل الذکر ہے، مگر جو مانگنے کا وقت ہو تو اس وقت مانگنا زیادہ اہم ہوا کرتا ہے، اللہ رب العزت سے دل سے دعائیں مانگیں، عربی میں ہونا ضروری نہیں ہے، اپنی اپنی زبان میں مانگیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دعائیں مانگیں، تو ایک اصول یاد رکھیں کہ موقع کے مطابق اگر کوئی بات کہی جائے تو وہ سونے کی ڈلی کے مانند ہوتی ہے، اور کئی دفعہ موقع کے مناسب کوئی بات کر دی جائے تو دوسرا بندہ اس کو جلدی مان لیتا ہے، اسی طرح دفتر میں جو کلرک حضرات ہوتے ہیں وہ اپنے افسروں کے موڈ کو دیکھتے ہیں اور جب ذرا اچھا موڈ ہوتا ہے تو فائل لا کر پیش کر دیتے ہیں، کہ اب ان پر سائن ہو جائیں گے، اور گھروں میں بیویاں اپنے خاوندوں کے موڈ دیکھتی رہتی ہیں جب ذرا دیکھتی ہیں کہ خوش گوار موڈ ہے اب وہ اپنے ذہن میں رکھی ہوئی بات پیش کر دیتی ہیں، تو بر موقع کہی ہوئی بات جس طرح بندے مان لیتے ہیں اسی طرح بر موقع بات اللہ کے سامنے پیش کی جائے تو اللہ بھی

قبول فرمالیتے ہیں۔

ایک قرآنی دلیل

اب اس کی دلیل قرآن مجید میں سے سنئے بی بی مریم علیہا السلام بے موسم کے پھل کھارہی ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام سالوں دعائیں مانگتے رہے اللہ اولاد دے، بیٹا دے، بیٹا دے، مگر قبولیت کے آثار ظاہر نہیں ہورہے، مریم علیہا السلام کو بے موسم کے پھل کھاتے دیکھا تو پوچھا ﴿ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ﴾ یہ بے موسم کے پھل کہاں سے ملے مریم نے جواب دیا ﴿ قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ﴾ اللہ کی طرف سے، جب اس نے کہا کہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس موقع پر ﴿ ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ ﴾ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی ﴿ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ﴾ اے اللہ اگر آپ مریم کو بے موسم کا پھل عطا کرسکتے ہیں میں بھی بوڑھا ہوں مجھے بھی اس بڑھاپے میں اولاد جیسی نعمت، بے موسم کا پھل عطا کردے، انہوں نے دعا مانگی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ فَنَادَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی ﴾ فوراً دعا کی قبولیت کے آثار ظاہر ہوگئے، تو معلوم ہوا کہ موقع کی بات اللہ کے یہاں جلدی قبول ہوجاتی ہے، اسی لئے یہ جو مسنون دعائیں ہیں جو نبی ﷺ نے مانگی ہیں ان کا حسن یہی ہے ان کی خوبصورتی یہی ہے اللہ کے محبوب ﷺ نے موقع کی مناسبت سے دعا مانگی مثلاً شکل دیکھی تو دعا مانگی اے اللہ جیسے تو نے میری شکل کو اچھا بنایا اے اللہ تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے، تو موقع کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے، اس لئے مسنون دعاؤں کی بہت پابندی کرنی چاہئے۔

کیا مانگیں

سب سے پہلے تو ہم اپنے لئے ہدایت مانگیں، اپنے لئے، والدین کے لئے،

اولاد کے لئے، عزیز واقارب کے لئے پوری امت کے لئے، اے اللہ میرے رزق میں، عمر میں، مال میں، اللہ میری صحت میں، میرے فیصلوں میں، ہر چیز میں برکت عطا کردیجئے، اولاد میں برکت، دین میں برکت عطا کردیجئے، اے اللہ ہمیں نفس کی خباثتوں سے امن دیدیجئے، شیطان کے ہلاکت خیز حملوں سے امن دیدیجئے، حاسدوں کے حسد سے امن دیدیجئے، دشمنوں کی دشمنی سے امن دیدیجئے، دوستی کے رنگ میں دشمنی کرنے والوں سے بھی امن دیدیجئے، اور اے اللہ دنیا کے ہر خوف سے امن دیدیجئے، میرے مولی ہمیں قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بھی امن دیدیجئے، اے اللہ ہم آئے تو آپ ہی کے خاطر اس عمل کے کرنے میں اگر کوئی کمی بیشی رہ بھی گئی تو معاف کرکے اس عمرے کو فقط اپنی محبت کے لئے اپنے لئے بنالیجئے، ایسا نہ ہو کہ ہمارا یہ آنا سفر بیکار نہ ہوجائے، اے مولی! بڑی دور سے آیا ہوں اور بڑی دیر سے آیا ہوں، مولی آپ کو منانے کے لئے، آپ کو پانے کے لئے آیا ہوں، اپنے عمرے کی قبولیت کی اللہ سے دعا مانگیں، آپ اس طواف کے اندر جتنا بھی مانگیں گے، یقیناً اللہ رب العزت کی طرف سے رحمتیں ہوگی، اور اللہ تعالی آپ پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ محرم بندے کو چاہیے کہ جب تک احرام اتر نہ جائے اس وقت تک بیت اللہ شریف کے ساتھ نہ لپٹے، احرام والے بندے کو وہاں نہیں جانا چاہیے، لوگ بھی خوشبو لگا کر کھڑے ہوتے ہیں اور بیت اللہ کی دیوار پر بھی خوشبو لگائی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے حالت احرام میں کوئی چلا گیا اور اگر خوشبو لگ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے، جب احرام نکل آئے، اب ماشاء اللہ جتنا موقع ملے۔

ہر بات سیکھ کر کریں

ہمارے بڑے بوڑھوں کو گھڑیوں کی قیمت کا پتہ ہوتا ہے، لیکن قبولیت دعا کے مقامات کا پتہ نہیں ہوتا، اتنی لاعلمیت اور جہالت کا وقت آگیا، ایک بڑے میاں

سے پوچھا کہ آپ نے عمرہ کرلیا، کہنے لگے ہاں میں نے کوٹھے کے سات چکر لگالئے ہیں، کوٹھے سے مراد بیت اللہ، یعنی بیت اللہ کے سات چکر لگا کر وہ سمجھا میرا عمرہ مکمل ہوگیا، نہ سعی کی، نہ کچھ اور کیا، بال بھی کٹوالئے، کپڑے بھی پہن لئے تو اتنی لاعلمی کا وقت ہے، اس لئے یہ سفر کرنے سے پہلے خود بھی علماء سے سیکھنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ سفر کے دوران بھی ایسے لوگوں کا ساتھ ہو کہ جو وقت پڑنے پر انسان کو مسئلہ بتاتے رہیں، سمجھاتے رہیں، دیکھیں کام تو ہم نے کیا اور مکمل نہ کیا تو پھر ہمارا اتنا مال، پیسہ، وقت قربان کرنے کا فائدہ کیا؟ تو یہ چیز ہمیشہ ذہن میں رکھیں، مسائل کو سامنے رکھیں خود بھی پڑھیں اور علماء سے پوچھتے بھی رہیں، اچھا یہ تو ہوگیا طواف۔

اب عمرے میں کیا کرنا ہوتا ہے دو رکعت نفل پڑھ لئے، مقام ابراہیم پر دعا کرلی، مقام ابراہیم سے مراد یہ نہیں کہ جہاں وہ پتھر ہے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کی تعمیر کی، بالکل اس کے ساتھ نفل پڑھنا یہ نہیں ہے، جیسے بعض لوگ ساتھ نفل پڑھنے کے شوق میں طواف والوں کیلئے مصیبت کردیتے ہیں، راستہ روک لیتے ہیں، مشکل ہو جاتی ہے خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی پریشانی کا سبب بنتے ہیں بلکہ اس کی سیدھ میں پیچھے چلے جائیں اور پرسکون ہو کر دو رکعت نفل پڑھیں، اس کے بعد پھر زمزم پینا ہوتا ہے، پہلے زمزم ایک کویں کی شکل میں تھا اور شروع میں تو اس میں سے خود ڈول بھر کر نکالتے تھے اور پیتے تھے، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جب آئے تو یہ مقام ابراہیم اس وقت ایک جگہ پر متعین (Fix) نہیں تھا، یوں تھا کہ پتھر کبھی ادھر کبھی ادھر رکھ دیتے تھے درمیان میں جب بارش کا طوفان آیا تو بارش کا طوفان اتنا تھا کہ سیلاب کی شکل اختیار کرگیا، تو یہ پتھر اس کے ساتھ لڑھکتا لڑھکتا اجیاد محلہ میں پہونچ گیا، پھر وہاں سے اس کو اٹھا کر لائے تو اس کے بعد سے پھر اس کو ایک جگہ پر فکس کردیا گیا، پھر

ان لوگوں کو اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں کوئی اس کو نقصان نہ پہنچائے، چونکہ اشراف کے ساتھ اشرار بھی آجاتے ہیں عقیدہ کے مخالف اس لئے اس کے اوپر انہوں نے شیشہ کی ایک جالی بنالی، تا کہ دور سے دیکھنے والے دیکھ سکیں اور اس کو ہاتھ نہ لگا سکیں، مگر پہلے یہ کھلا تھا، تو مولانا احمد علی لاہوریؒ ایک مرتبہ تشریف لائے تو انہوں نے زمزم پیا تھا تو انہوں نے یہ کیا کہ پتھر اٹھا کر لے گئے زمزم کے پاس اور پانی کا ڈول نکال کر انہوں نے پاؤں کے نشان میں ڈالا اور اس پاؤں کے نشان سے وہ پانی پینے لگے، یہ بڑوں کی باتیں ہیں۔

زمزم پیتے وقت کیا مانگیں؟

زمزم کو دیکھنا بھی عبادت ہے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ بیت اللہ کو دیکھنا عبادت، ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت، کسی عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت قران مجید کو دیکھنا عبادت، اسی طرح زمزم کو دیکھنا بھی عبادت، یعنی کنویں کے اندر نظر ڈالنا، اب آج کوئی آدمی وہاں جا ہی نہیں سکتا، اس لئے کہ اس کا احاطہ کرلیا گیا ہے، تو نیت کرلینے سے ثواب مل جائے گا کہ اگر ہمیں قدرت ہوتی تو ہم زمزم کو ضرور دیکھتے، تو جہاں بھی اس وقت زمزم کا انتظام ہے آپ وہاں قبلہ رخ ہو کر اس کو پی لیں اور وہیں کھڑے ہو کر اگر آپ دعا مانگ لیں گے ان شاء اللہ جو قبولیت دعا والی برکت ہے وہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمادیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمزم کو جس نیت سے پیا جائے یہ اسی نیت کے مطابق بندے کو بدلہ دیتا ہے، مثلاً بھوکا بندہ بھی اس کو پی لے تو بھوک دور ہو جاتی ہے، پیاسا پی لے تو پیاس دور ہو جاتی ہے، تاہم زمزم پیتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے، اب اس پر علماء نے بہت لکھا کہ کیا دعا مانگیں؟ تو بعض نے کہا کہ چونکہ یہ پینے کی چیز ہے تو انسان اپنی موت کے وقت کی پیاس کو یاد کرے، اور یہ دعا مانگے کہ اے اللہ اب میں جو زمزم پی رہا ہوں اس کے بدلے میری موت کے وقت کی پیاس کو بجھا دیجئے، بعض

نے قیامت کے دن کی سختی کے وقت کو سامنے رکھتے ہوئے دعا مانگی کہ یا اللہ اس وقت کی پیاس کو بجھا دینا، جو عقل معاد رکھنے والے تھے انہوں نے نکتہ نکالا، انہوں نے فرمایا دیکھو یہ پینے کی چیز ہے اور علم کے گھونٹ بھی بندہ بھرتا ہے تو پیتے ہوئے دعا مانگے کہ اے اللہ! مجھے بھی علم کے دریا، علم کے سمندر عطا فرما دیجئے، گھونٹ بھر رہا ہوں ہر ہر گھونٹ کے بدلے میرے سینہ میں علم کا دریا بہا دیجئے، ہر قطرے کے بدلے میرے اوپر علم کا ایک باب کھول دیجئے، اپنی معرفت عطا فرما دیجئے، تو یہ بھر حال چاہنے والوں نے کہا کہ بھائی ہے تو پینا ہی، زمزم پی رہے ہیں اور کچھ لوگ دنیا کے سرخ رنگ کا پانی پی لیتے ہے ان کو دنیا کا نشہ چڑھ جاتا ہے، تو ہم یہ پانی پیتے ہوئے دعا مانگتے ہیں کہ اللہ ہم یہ زمزم پی رہے ہیں ہمیں ہر ہر قطرے کے بدلے اپنی محبت کی شربت کا گھونٹ پلا دیجئے، اس کے بدلے میں شراب الفت پلا دیجئے، تو زمزم پیتے ہوئے اللہ تعالی کی محبت کا مشروب ضرور مانگا کریں۔

نبی ﷺ اس کو پیتے بھی تھے جو بچ جاتا اس کو اپنے سر پر ڈالتے حصول برکت کے لئے، چہرے پر ڈالتے حصول برکت کے لئے، بسا اوقات سینے پر ڈالتے تھے حصول برکت کے لئے، تو یہ واقعی اللہ رب العزت کی ایک بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالی نے اس امت کو عطا فرمائی، چنانچہ زمزم کو پینا چاہئے نہایت ذوق وشوق کے ساتھ، زمزم کے بارے میں یہ باتیں اپنی جگہ، ایک بات نبی ﷺ نے فرمائی کہ مومن زمزم کو سیر ہو کر پیتا ہے اور منافق زمزم کو تھوڑا پیتا ہے، خوب پینے سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ پانچ گلاس پی سکتے ہیں تو دس گلاس پی کے آئیں اور پھر راستے میں ہی آپ کو گنگنانے والی جگہ پر جانا پڑ جائے، یا گھر پہونچنے کے بعد پیٹ خراب ہو جائے نہیں، اس کا مطلب یہ کہ جتنی آپ کی طلب ہے عادت ہے اگر آپ دو گلاس پیتے ہیں تو دو گلاس پئیں، تین پیتے ہیں تو تین پئیں، جب آپ کی طبیعت سیر ہو جائے تو بس آپ سمجھ لیں کہ کافی زمزم پی لیا، مگر کوشش کریں کہ اپنے

کمروں میں بھی بجائے دوسرے مشروب پینے کے زمزم کے کین نیچے سے خرید کر فریج میں رکھ لیں اور کھانے کے دوران اور آگے پیچھے زمزم ہی پیا کریں، یہ وہ نعمت ہے جو یہاں پر وافر مقدار میں ملتی ہے، اپنے گھروں میں تو لیمیٹیڈ ہوتی ہے، لہذا اس قیام کے دوران زمزم کو نہایت محبت کے ساتھ پی کر یہ ثابت کردیں کہ ہمارا شمار ایمان والوں میں ہے منافقین میں نہیں۔

سعی

اب جب زمزم پی لیا اور دعا بھی مانگ لی، تو اس کے بعد اگلا کام ہے سعی کا، سعی کرنے سے پہلے نواں استلام کرنا ضروری ہے، یعنی آٹھ استلام تو ہو چکے تھے طواف کے دوران، سات چکر اور آٹھواں استلام جب آپ زمزم پی لیں تو دوبارہ سبز روشنی جہاں ہے وہاں لائٹ (Green Signel) لگی ہوئی ہے اس طرف کو آئیں اور حجر اسود کے سیدھ میں کھڑے ہوکر آپ نواں استلام کریں یہ بھی مستحب ہے، یہ استلام کرنے کے بعد پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف جائیں، جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے، سعی شروع ہوتی ہے صفا سے، اور ختم ہوتی ہے مروہ پر، یہاں یہ بات ذرا ذہن میں رکھیں کہ عام طور پر چکر سمجھا جاتا ہے صفا سے جا کر مروہ سے واپس آئیں تو ایک چکر، مگر ایسا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے آسانی رکھی ہے، صفا سے مروہ ایک چکر، اور واپس مروہ سے صفا دوسرا چکر، اس طرح جب صفا سے شروع کریں گے تو مروہ پہ ختم ہوگا، تو گویا سات چکر صفا اور مروہ کے بیچ لگانے پڑتے ہیں، یہ پتہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ اگر پتہ نہ ہو تو پھر کئی مرتبہ انسان چودہ چکر لگا کر سمجھتا ہے کہ جی اب میرے سات چکر پورے ہوئے۔

ہمارے ایک مفتی صاحب نے کہا کہ سعی کے دوران ہم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ حال بے حال، تھکا ہوا، پوچھا بابا جی خیر ہے کہتا ہے، پتر (بیٹے) فجر کی نماز پڑھی اور میں نے چلنا شروع کردیا ان لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بس ہی نہیں

کر رہے، ظہر ہوگئی پھر میں نے ظہر پڑھی پھر چلنا شروع کیا عصر ہوگئی اب میں تھک گیا ہوں مگر یہ لوگ بس ہی نہیں کرتے تو یہ سعی بس کب ہوگی؟ وہ سمجھے جیسے جماعت کی نماز پڑھتے ہیں تو اکٹھے سب سلام پھیر دیتے ہیں اسی طرح ہماری سعی بھی اکٹھی ختم ہوگی، ہم نے کہا بابا جی اگر آپ یہاں ساری عمر چلتے رہیں گے نا تو بھی آپ کو چلنے والے ملتے ہی رہیں گے یہ لوگ کم نہیں ہونگے، لہذا یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ سعی کے سات چکر لگانے کے بعد سعی ختم ہوگئی، لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ ہر چکر میں پہاڑی کے اوپر چڑھنا ضروری ہے؟ ہاں اتنا اوپر چڑھنا کہ جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آجائے یہ ضروری ہے، اس لئے آپ دیکھیں گے وہاں پر ایک دو ستون ہیں ہم جب اس ستون کے پاس جا کر کھڑے ہوتے ہیں تو سامنے ایک اور ستون اور سیڑھی کے درمیان سے سیدھی بیت اللہ پر نظر پڑتی ہے، تو ہم وہاں تک جاتے ہیں اور وہاں سے واپس آجاتے ہیں، تو اتنا چڑھنا ضروری کہ جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آجائے، اب صفا سے تو نظر آتا ہے، مروہ سے تو نظر نہیں آتا لہذا مروہ کے اوپر ہم ذرا زیادہ اوپر چڑھ جائیں تاکہ اس میں کوئی کمی نہ رہے،

سعی کے اندر اگر کوئی بندہ معذور ہے اور پیدل نہیں چل سکتا گھٹنوں کا درد ہے کمر کا درد ہے چلنے سے بڑھنے کا اندیشہ ہے تو علماء نے لکھا ہے کہ سواری کے اوپر بھی وہ سعی کرلے تو اس معذور کے لئے اجازت ہے، حتی الوسع طواف پیدل چل کر کرنا جب تک کہ ایسی کیفیت نہ ہو جائے، اب معذور انسان تو بس دو چار قدم بھی نہیں چل سکتا، پھر تو طواف میں سواری کی اجازت ملے گی، تو طواف میں ذرا سختی ہے اور سعی میں نسبتاً زیادہ گنجائش ہے، ہاں اگر کوئی مقامی بندہ ہو یا قیام لمبا ہو تو علماء نے کہا سات چکر ایک دن لگانے بھی ضروری نہیں، بلکہ اگر چند چکر ایک دن لگالئے پھر چند چکر دوسرے دن اور اس طرح بھی اس نے سات چکر

مکمل کرلے تو اس کی سعی مکمل ہو جائے گی، سعی میں اگر وقفہ درمیان میں آ جائے تو علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے، سعی کے اندر گنجائش زیادہ ہے اور طواف میں بھی سات چکروں میں سے چار چکر کا پے در پے (Continue) ہونا ضروری ہے مثلاً ایک آدمی نے طواف شروع کیا دو چکر کے بعد اس کو بیٹھنا پڑ گیا، اب وقفہ پڑ گیا، تو اب پہلے دو چکر ختم ہو گئے، اب نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہوگا، لیکن اگر چار چکر لگا چکا تھا تو چونکہ اکثر حصہ ہو گیا ہے، اب اگر تھوڑی دیر رک بھی جائے تو اس کے اوپر بناء کرتے ہوئے مزید چکر مکمل کرلے تو وہ مکمل ہو جائیگا۔

سعی میں کیا مانگیں؟

اب رہ گئی بات کہ ہم سعی میں دعائیں کیا مانگیں تو بھائی کتابوں میں بہت ساری دعائیں منقول ہیں ان دعاؤں کے مضامین یاد کرلیں جن لوگوں کو عبارت یاد ہو سکتی ہے وہ تو بہت ہی اعلیٰ بات ہے اور جن کو عربی عبارت یاد نہیں ہو سکتی ان کو اس کا مضمون تو یاد ہو سکتا ہے اس کا مفہوم، تو مضمون و مفہوم ذہن میں رکھ کر اس کو اپنے الفاظ میں مانگیں یعنی دل کی تڑپ اور دل کی چاہت سے اگر دعائیں نکل رہی ہوں الفاظ اپنے ہی سہی، بلکہ میں تو کہتا ہوں الفاظ کے بغیر بھی اگر دعا مانگے گا اللہ اس کو بھی قبول کرلیں گے۔

میرا مالک میری سن رہا ہے صدا
جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زبان

تو خاموشی بھی ایک زبان ہے، دعا جو ہے اصل میں وہ دل سے نکلتی ہے زبان سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

تو اسلئے یہ کوشش کریں کہ ان جگہوں پر دعائیں پڑھنے کے بجائے دعائیں

مانگیں، اب کئی لوگ اس طرح بھی دعائیں پڑھتے ہیں کہ ان کو مفہوم کا پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں؟ تو اصل مقصود جو ہے، ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ اس اضطرار کی کنڈیشن میں جب بندہ دعا مانگے گا پھر اللہ کے وہاں دعا قبول ہوگی۔

حجاج بن یوسف

حجاج بن یوسف ایک شخص تھا اس امت میں جو بہت زیادہ سخت طبیعت رکھتا تھا اور جو اس کے دل میں بات آتی تھی اس کو کر دیتا تھا، ایک دفعہ وہ طواف کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ مطاف کے اندر بیٹھ کر ایک اندھا دعا مانگ رہا ہے کہ اللہ میری آنکھوں کو بینا کر دے، مجھے روشنی عطا کر دے، وہ حجاج جب اس کے قریب سے گذرنے لگا تو اس نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر کہا، او اندھے! تجھے پتہ ہے کہ میں کون ہوں؟ تو وہ بیچارہ حیران ہوگیا کہ یہ کون ہے؟ پوچھا کون؟ کہنے لگا کہ حجاج بن یوسف، وہ تو گھبرا گیا تو حجاج بن یوسف نے کہا دیکھ میں طواف کر رہا ہوں اور میرے چند چکر باقی ہیں میرے طواف مکمل ہونے تک تیری آنکھیں ٹھیک نہ ہوئی تو میں تجھے قتل کروادوں گا اور ساتھ ہی ایک سپاہی بھی متعین کر دیا کہ اندھا بھاگنے نہ پائے، خود طواف کرنے لگ گیا، اب تو اندھے کا حال ہی عجیب ہوگیا، دعا مانگتا تھا کہ اللہ پہلے تو میں بینائی کا سوال مانگتا تھا اب تو زندگی کا سوال ہے، اس طرح تڑپ کر اس اندھے نے دعا مانگی کہ اس کے طواف ختم کرنے سے پہلے اللہ نے بینائی عطا فرمادی، حجاج بن یوسف نے کہا کہ میں نے اپنے بڑوں سے یہ بات سنی ہوئی ہے کہ جیسے تم پہلے دعا مانگ رہے تھے، قیامت تک یہاں بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر وہ دعا پڑھتے رہتے تو تمہیں بینائی کبھی نہ ملتی، کیونکہ زبان سے الفاظ نکل رہے تھے دل حاضر نہیں تھا، اب جب تمہیں جان کی فکر ہوئی کہ میری موت اور زندگی کا سوال ہے اب تم نے تڑپ کر دعا مانگی اور جو بندہ اس مطاف میں تڑپ

کر دعا مانگے اللہ بھی اس کی دعا کو رد نہیں کیا کرتے، تو بھائی ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اس عظمت والی جگہ پر حاضری کی توفیق عطا فرمائی ہے، بیت اللہ کے سامنے تڑپ کر مانگیں، جو مانگیں گے قبول ہوگا،

موقع کے مناسب دعائیں

تاہم ایک نکتہ میں نے عرض کیا تھا کہ موقع کے مناسب اگر دعا مانگیں گے تو جلدی قبول ہوگی، تو سعی کے درمیان اگر ہم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کو سامنے رکھ کر اس مناسبت سے دعا مانگیں، جو ابراہیم علیہ السلام نے مانگیں اور بی بی ہاجرہ علیہا السلام نے مانگیں اس صفا اور مروہ کو شعائر اللہ کہا گیا، ان کی مناسبت سے دعا مانگے کہ اے اللہ! جیسے آپ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو توحید خالص عطا فرمائی تھی، شرک جلی اور شرک خفی دونوں سے محفوظ فرمایا تھا، اللہ ہمیں بھی وہی توحید عطا فرما دیجئے۔

ان کو جو آپ نے مقام خلت عطا کیا تھا اس کی تجلیات میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ عطا فرما دیجئے، بعض کتابوں میں پچیس ہزار اور بعض کتابوں میں دس ہزار انبیاء ان کی اولاد سے پیدا ہوئے، اللہ آپ ہمیں بھی ابوالاولیاء (ولیوں کا باپ) بنا دیجئے، پھر ان کی اولاد میں آپ نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا، تو ہماری اولاد میں سے آنے والے وقت میں دین کا کوئی مجدد پیدا فرما دیجئے، اب دعا مانگ سکتے ہیں دعا مانگنے میں کوئی رکاوٹ تو نہیں ہے؟ تو مناسبت سے دعا مانگیں، اے اللہ! اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف بنانے میں اپنے والد گرامی کی معاونت کی ﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ﴾ انہوں نے تعاون کیا، اللہ ہماری اولاد کو دین کے کاموں میں ہمارا معاون بنا دیجئے، دیکھو کتنی دعائیں خود بخود نکلتی چلی آئیں گی، ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! میں نے اپنی اولاد کو آپ کے گھر کے قریب لا کر بسایا، اے اللہ! انسانوں

کے دل ان کی طرف مائل کر دیجئے، یعنی لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت بھر دیجئے، تو یہ نعمت اپنی اولاد کے بارے میں بھی مانگیں کہ ہماری اولاد کو دنیا میں عزت ملے، پھر فرمایا ﴿وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرٰتِ﴾ اللہ ان کو کھانے کو پھل عطا فرما دیجئے، ہم بھی اپنی اولاد کے لئے مانگیں اے اللہ ہماری آنے والی اولادوں کو بھی حلال طیب پاکیزہ رزق دیجئے ان کو کھانے کو پھل عطا فرما دیجئے، ﴿لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ تاکہ یہ نمازیں پڑھیں، اے اللہ ہماری اولاد کو بھی اپنے لئے عبادت گذار بنا دیجئے، ﴿لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ اے اللہ ہماری اولادوں کو بھی اپنے شکر گذار بندوں میں شامل فرمالیں، تو دیکھئے ایک دعاؤں کا مضمون آپ کے سامنے کھلتا چلا جائے گا اور چونکہ موقع کے ساتھ مناسبت ہوگئیں تو اقرب الی الاجابت ہوگی۔

بے اولاد عورتیں جو ہیں وہ دعا مانگیں اے اللہ آپ نے ہاجرہ صابرہ کو اسماعیل جیسا بیٹا عطا کیا اور آپ کو ماں کا تڑپنا اتنا پسند آیا کہ آپ نے پانی کا چشمہ جاری کر دیا اللہ ہمیں بھی یہ بیٹے والی نعمت عطا فرما دیجئے، تو یہ جو دعائیں مانگیں گے تو آپ کو اس میں کتاب دل پڑھنے کی ضرورت ہے کوئی ظاہر کی کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں، بس آپ سعی کے چکر لگاتے جائیں کتاب دل پڑھتے جائیں اور دعائیں مانگتے جائیں، اور خود بخود آپ دیکھیں گے آپ پر کیفیت طاری ہوگی۔

یاد رکھیں جس ماں کا بیٹا گم ہو جائے اس کو رلانے کے لئے مرثیے پڑھنے کی ضرورت نہیں وہ تو خود روتی ہے، اس کے دل کو غم ہی ایسا ہوتا ہے، کھانا کھاتے بھی رو رہی ہوتی ہے، باتیں کرتے اور سنتے بھی رو رہی ہوتی ہے، کیونکہ اس کا جگر گوشہ اس سے دور ہے، تو جب دل کی لگی ہو اور بندے کو یہ احساس ہو کہ اے اللہ! آپ نے مجھے اپنے گھر کی یہ نعمت عطا فرما دی معلوم نہیں پھر زندگی میں موقع ملے گا یا نہیں، میرے سر پر گناہوں کے تو اتنے بڑے بڑے گٹھر ہیں جو میں بخشوانے کے لئے

آیا ہوں، جب دل کو غم لگ جائے گا تو پھر آنسو بہانے کے لئے کسی دعا پڑھنے کی یا شعر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی خود بخود آنسوں کی زبان سے آپ دعا پڑھا کریں گے، جیسے لوگ الفاظ سے دعا مانگتے ہیں، آپ اپنے آنسوں سے دعا مانگیں ، یہ جو آنسوں ہے وہ خاموش پیغام دے دیتے ہیں، کسی بزرگ بندے کا ایک عجیب کلام ہے،

جیہڑا لطف ہے رودن اندر، وہ وچ بیان نہ آوے

تو بھائی رونے میں ایک عجیب لطف اور مزہ ہے، یہ دل کے میل کو اتارتا ہے اور ناراض محبوب کو راضی کرتا ہے، تو جب آپ دل سے دعا مانگیں گے تو دیکھیں گے کہ اللہ رب العزت کی رحمت ہوگی اور اللہ تعالیٰ گناہوں کو بھی بخشیں گے اور اللہ تعالیٰ ہماری امیدوں سے بڑھ کر عطا فرمائیں گے، صفا پر دعا قبول، مروہ پر قبول ، جو درمیان میں سبز لائٹوں کے درمیان جہاں مرد دوڑتے ہیں تو وہاں بھی دعا قبول، تو یہ قبولیتِ دعا کے مقامات ہیں، اب آپ نے سات چکر اس طرح سے لگا لئے، تو مقام مروہ پر پھر آپ دعا مانگیں اور پھر حرم میں آ کر دو رکعت شکرانے کے پڑھیں، کہ اللہ تعالیٰ نے اعمال عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بال کٹانا

اس کے بعد پھر حلق کروا سکتے ہیں، حلق کروانے میں مرد حضرات اگر استرا پھروائیں تو اس کو حلق کہتے ہیں مشین پھروائیں تو اس کو قصر کہتے ہیں، قرآن مجید میں دونوں کا تذکرہ ہے ﴿ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ ﴾ مگر حلق والوں کا تذکرہ پہلے ہے اور قصر والوں کا بعد میں، اور نبی علیہ السلام جب حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے بھی حلق کروایا اس لئے یہ زیادہ افضل عبادت ہے، تو مرد لوگ حلق کروائیں، البتہ عورتوں کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے سر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے کنارے کے اوپر انگشت شہادت پر جتنے بال لپٹ سکتے ہوں مثلاً پونا انچ

ایک انچ اتنے بال خود ہی کاٹ لیں، پوری ایک لٹ نہیں کاٹنی۔

اچھا بال کاٹنے کے بارے میں چند باتیں وضاحت طلب ہیں کہ مرد لوگ تو چلو حجام سے بال کٹوا کر آگئے عورتیں کیا کریں گی؟ اگر کوئی محرم مرد ہے تو وہ ان کے بال کاٹ دے اور اگر محرم مرد نہیں اور سب عورتیں ایسی ہیں جنھوں نے اعمال عمرہ ادا کر لیے صرف بال کٹوانے باقی ہیں تو اپنے بال خود بھی کاٹ سکتی ہیں اور اگر خود کاٹنے میں دقت ہے تو دوسری ایسی عورت سے کٹوائے جو تمام اعمال کر چکی ہو، صرف بال کاٹنے باقی ہوں تو وہ دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہے، مردوں میں بھی یہی مسئلہ ہیں، اب ایسا ہوا کہ کل ہی ایک آدمی یہ مسئلہ پوچھنے آیا کہ جی دو آدمی تھے انہوں نے عمرہ کیا اور ایک نے دوسرے کے بال کاٹ دیئے تو جواب دینے والا بھی کوئی میرے جیسا طالب علم تھا اس نے آگے سے کہہ دیا کہ اس کے اوپر تو دم واجب ہو گیا، حالانکہ اگر سارے اعمال مکمل ہو گئے ہوں صرف بالوں کا کاٹنا ہی ایک عمل رہ گیا تو ایسی صورت میں ایک دوسرے کے بال کاٹے جا سکتے ہیں اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔

یہ جو بال اتروانے ہیں یہ بھی ایک عبادت ہے، چنانچہ نبی ﷺ کے پاس کوئی آدمی آتا تھا جو کلمہ پڑھتا تھا تو کئی مرتبہ آپ اسے کہتے تھے حلق کروا لو یعنی یہ ایک تعبیر تھی کہ جیسے سر سے بال الگ ہو گئے تو پچھلی خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر کے سر کے بوجھ کو اتار دیا۔

اب ہمارا عمرہ مکمل ہو گیا، پھر نہائیں گے اس کے بعد اپنے کپڑے بدل لیں گے سلے ہوئے کپڑے پہن لیں گے اب جتنی بھی چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جائز ہو جائیں گی، خوشبو لگا سکتے ہیں، میاں بیوی آپس میں اکٹھے ہو سکتے ہیں اور بھی جو اعمال تھے جو احرام کی وجہ سے منع تھے وہ سب جائز ہو جائیں گے۔

ایک چونکا دینے والی بات

ایک بات مجھے شریعت کا ایک مزاج ہے اور وہ یہ کہ جہاں انسان کے اندر کی شہوت، حیوانیت، نفسانیت بالکل ختم ہو جائے ان محرم رشتوں میں مردوں اور عورتوں کو اکٹھا ہونے کی اجازت دی، بیوی ہے، ماں ہے، بہن ہے، خالہ ہے، پھوپھی ہے وہ محرم رشتے کہ جہاں انسان پر حیاء غالب آتی ہے اور اس کے اندر حیوانیت سے انسانیت غالب آجاتی ہے ان رشتوں میں کیا ہوگا اگر مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے سامنے آ بھی جائیں تو ٹھیک ہے

اور جہاں محرم نہیں وہاں کیا حکم دیا؟ عورتیں الگ اور مرد الگ، تو شریعت نے ایک مزاج دیا، مگر یہاں پر شریعت نے ایسا نہیں کیا کہ دن میں مرد طواف کریں، عورتیں رات میں طواف کریں، کوئی ٹائم کی پابندی نہیں لگائی یا اس نماز کے بعد عورتیں طواف کریں اور مرد اس نماز کے بعد کریں نہیں، دن اور رات مردوں کے لئے بھی اجازت ہے اور عورتوں کے لئے بھی اجازت ہے یہ کیا ہمیں کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت یہ چاہتے ہیں کہ جب میرے بندے میری محبت میں ڈوب کر یہ سفر کر رہے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اگرچہ ایک وقت میں ایک میدان میں مرد بھی طواف کر رہے ہیں، مرد بیشک اندر کی طرف طواف کریں عورتیں کناروں پر کریں، جگہ تو ایک ہی ہے، اور آتے جاتے دونوں قریب قریب سے ہیں، تو شریعت کا اس میں ایک نکتہ سمجھ لیجئے، کہ اللہ رب العزت نے یہاں آنے سے پہلے ایک بات سمجھادی کہ اپنے گھروں میں جب تک تم گناہ نہیں کرتے تھے تب تک گناہ نہیں لکھا جاتا تھا، میرا حرم ایسی پاک جگہ ہے ﴿وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ ارادہ گناہ بھی کر لو گے تو بھی تمہیں ہم سخت ترین عذاب دیں گے، معلوم ہوا کہ حرم کے اندر اگر شہوت کی نظر بھی غیر پر

پڑ گئی تو انسان کی سزا اور عذاب کے لئے یہی کافی ہے، اب سمجھ گئے؟ یہاں پر کتنا سخت قانون کر دیا گیا، اور فرمایا اب ذرا آ کر تم میری محبت میں ڈوب کر اکٹھا طواف کرو، مگر مرد بھی میری محبت میں ڈوبے ہوئے ہوں اور عورتیں بھی میری محبت میں ڈوبی ہوئی ہوں۔

ہم نے دیکھا ہے اللہ کا گھر یہ مطاف، ایسی جگہ ہے کہ جہاں جا کر مرد کو مردانگی یاد نہیں رہتی، عورت کو نسوانیت یاد نہیں ہوتی کہ مرد بھی اللہ کی محبت میں ڈوبا رو رہا ہوتا ہے عورت بھی اللہ کے سامنے فریاد کر رہی ہوتی ہے، ایک دوسرے کی طرف بالکل دھیان نہیں ہوتا یہ وہ منظر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ تم کہتے تھے کہ یہ جائیں گے فساد مچائیں گے ذرا میرے بندوں کو دیکھو جوانیاں بھی ہے موقع بھی ہے مگر ایک دوسرے کی طرف آنکھ بھی نہیں اٹھا رہے ہیں، وہ بھی میری محبت میں رو رہا ہے، یہ بھی میری محبت میں آہیں بھر رہی ہے، ذرا دیکھو یہ میرے بندے ہیں

ع فرشتوں کو دکھانا تھا بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

ہر طرف سے کٹ گئے میری محبت میں ڈوب گئے اور میری محبت میں ڈوب کر جیسے پروانہ شمع کے گرد چکر لگا رہا ہوتا ہے یہ میرے پروانے ہیں گھروں سے چلے تھے میری محبت میں، نعرے لگاتے آئے، دیوانے بن کر آئے، اب دیکھو میرے گھر کا طواف کیسے کر رہے ہیں، انکو کچھ نہیں چاہئے میری محبت چاہئے، اس لئے فرمایا ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ اللہ کے لئے تمہیں یہ کرنا ہے جب اس طرح طواف کرے گا تو پھر ایسا طواف بندے کے لئے بخشش کا سبب بن جائے گا۔

ایک مثال

واشنگ مشین میں میلے کپڑے ڈالتے ہیں چکر دے کر میل دور کر کے نکال دیتی ہے کعبۃ اللہ کی بنائی ہوئی واشنگ مشین ہے میرے بندو! اپنے میلے دلوں